اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ایک دن سودا مشاعرے میں بیٹھے تھے۔ لوگ اپنی اپنی غزلیں پڑھ رہے تھے۔ ایک شریف زادے کی 12۔ 13 برس کی عمر تھی۔ اس نے غزل پڑھی۔ مطلع تھا:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

گرمیِ کلام پر سودا بھی چونک پڑے۔ پوچھا "یہ مطلع کس نے پڑھا؟" لوگوں نے کہا "حضرت یہ صاحبزادہ ہے۔" سودا نے بھی نہت تعریف کی۔ بہت مرتبہ پڑھوایا اور کہا کہ میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت انہی دنوں لڑکا جل کر مر گیا۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

حل لغت: شریف زادہ: مہذب گھرانے کا بیٹا۔ پھپھولے: چھالے۔ داغ: زخموں کے نشان۔ چونک پڑا: حیرت ہونا۔ خدا کی قدرت: اللہ کا کرنا۔

سیاق و سباق:

مولانا محمد حسین آزاد نے اس سبق کے ذریعے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شعروادب میں طنزومزاح کی کیا اہمیت ہے۔ شاعروں کی مزاح کی حس جس قدر تیز ہوتی ہے۔ ان کی روزمرہ کی گفتگو میں کس قدر لطف پہلو موجود ہوتے ہیں۔ کسی شخص نے مرزا غالب سے کہا کہ آپ کی کتاب قاطع زبان کے بارے میں لوگوں نے نہت گستاخیاں کی ہیں آپ انہیں جواب کیوں نہیں دیتے۔ مرزا بولے بھائی اگر لوئی گدھا تمھیں لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے۔ مولانا محمد حسین آزاد نے استاد ابراہیم ذوق کی زندگی کے اس پہلو کو اجاگر کیا ہے کہ وہ ایک ذہیں اور فطین اور حاضر جواب شاعر تھے۔ شاعری پر ان کی گرفت مضبوط تھی۔ فی البدیہہ شعر کہنے میں انھیں ملکہ حاصل تھا۔

تشریح:

مصنف شعراء کے طنزومزاح کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ایک دن سودا مشاعرے میں بیٹھے تھے۔ لوگ اپنی اپنی غزلیں پڑھ رہے تھے۔ اور سامعین سے س دادوصول کر رہے تھے۔ ایک شریف زادے کی بارہ، تیرہ برس کی عمر تھی۔ اس نے غزل پڑھی۔ اس کی غزل سن کر سودا نہت حیران ہوئے۔ غزل کے مطلع کے بارے میں ہوچھا یہ کس نے پڑھا ہے۔ لوگوں نے کہا "حضرت یہ صاحبزادہ ہے۔" سودا نے بھی نہت تعریف کی۔ بہت مرتبہ پڑھوایا اور کہا کہ میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت انہی دنوں لڑکا جل کر مر گیا۔